16-5-2019

دورہ قرآن(2019)

پارہ نمبر24(فَمَنْ أَظْلَمُ)

علم کو عمل کے لیے سیکھنا چاہیے۔

✷رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اس شخص کی مثال جو لوگوں کو بھلائی سکھاتا ہے لیکن اپنے آپ کو بھول جاتا ہے ایک چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتا ہے لیکن خود کو جلاتا ہے۔

◇ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

کہ تم عالم نہیں بنو گے حتیٰ کہ تم متعلم (علم سیکھنے والے) بنو (یعنی کوئی شخص جب تک علم سیکھتا نہیں اس وقت تک عالم نہیں بنتا) اور تم علم سے عالم نہیں بن سکتے (یعنی صرف سیکھنا بھی کافی نہیں) حتی کہ تم اس پر عمل کرو اور تمہارے گناہ کے لیے یہی کافی ہے کہ تم بحث مباحثہ کرنے والے بن جاؤ (یعنی علم حاصل کرنے کا مقصد لوگوں کے ساتھ بحث مباحثہ نہیں ہونا چاہیے)، اور تمہارے گناہ کے لیے یہی کافی ہے کہ تم جھگڑا کرنے والے بن جاؤ (یعنی علم کی بنا پر) اور تمہارے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ تم مسلسل اللہ کی ذات کے علاوہ کسی اور چیز میں گفتگو کرتے رہو (یعنی اور چیزوں کے بارے میں اور topics پر بات کرو اور اللہ کو یاد نہ کرو)۔

تو خلاصہ یہ ہے کہ انسان جو کچھ سیکھے پھر اس کے بہترین حصے پر عمل بھی کرے۔

سورۃ الزمر

❖ آیت 32

یہاں اللہ سبحانہ وتعالی اپنے بندوں کو ڈراتے اور خبردار کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ اس شخص سے بڑا کوئی ظالم نہیں ہو سکتا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یعنی کسی ایسی چیز کو اللہ کی طرف منسوب کرے جو اس کے جلال کے، شان کے لائق نہیں یا پھر وہ نبوت کا دعوی کرے کہ مجھے اللہ نے نبی بنایا ہے حالانکہ اللہ نے اس کو نبی نہیں بنایا اسی طرح جہالت کی بناء پر بھی اللہ سبحانہ و تعالی کی شان کے بارے میں، اس کی ذات کے بارے میں، اس کی صفات کے بارے میں کوئی غلط بات نہیں کرنی چاہیے۔ جیسا کہ سورۃ الاعراف آیت 33 میں آتا ہے:

وَأَن تَقُولُواْ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعۡلَمُونَ۔

"کہ اللہ کے بارے میں تم وہ بات کرو جو تم جانتے نہیں"۔

تو یہ بدترین بات ہوتی ہے، بغیر علم کے اللہ تعالی کے متعلق کوئی بات کرنا۔اس طرح اس شخص سے بڑا ظالم بھی کوئی نہیں جس کے پاس حق واضح آیا یعنی واضح دلائل کے ساتھ حق آگیا لیکن اس نے حق کو نہیں مانا تو حق کی تکذیب بھی بہت بڑا ظلم ہوتا ہے۔ایسے لوگ جو اللہ پر جھوٹ باندھیں اور حق کو جھٹلائیں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

❖ آیت 33

اللہ سبحانہ وتعالی جھوٹے اور جھٹلانے والے کا ظلم اور اس کی سزا ذکر کرنے کے بعد سچے انسان اور اس کی تصدیق کرنے والے کے ثواب کا ذکر کرتے ہیں کہ جو شخص سچی بات لائے، سچ بات بتائے لوگوں کو اور اپنے قول اور عمل میں بھی سچائی کا حامل ہو۔تو اس سے مراد کون لوگ ہوتے ہیں؟

پیغمبر ہوتے ہیں، ان کے followers ہوتے ہیں اور جو ان کی تصدیق کرتے ہیں وَصَدَّقَ بِهِۦٓ ، سچی بات کو سچ ماننا بھی، یہ بھی بہت بڑی نیکی ہے کیونکہ بعض اوقات انسان سچی بات تو کرتا ہے، سچ بولتا ہے، سچ کو پسند بھی کرتا ہے لیکن انا کا شکار بھی ہو جاتا ہے اور کسی کی درست بات کو مانتا نہیں، انا کا شکار ہونا اور حق کو پہچاننے کے باوجود اس کا انکار کرنا یہ بھی درست نہیں۔

لیکن جس کے اندر یہ دونوں صفات پائی جاتی ہوں

خود بھی سچا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ وہ سچائی کی تصدیق کرے یعنی سچ سامنے آجائے تو اس کو سچ مانے، اس کو سچ کہے تو یہی لوگ دراصل متقی ہیں کیونکہ تقوی کے علاوہ کوئی چیز نہیں جو انسان کے اندر یہ خوبی پیدا کرے۔اور سچائی کی جہاں تک بات ہے تو سچ اللہ تعالی کو بہت پسند ہے۔

✷ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"یقیناً سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی مسلسل سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں صدیق لکھ لیا جاتا ہے۔اور بلاشبہ جھوٹ برائی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور برائی آگ کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

تو جو سچے لوگ ہیں جو متقی لوگ ہیں، ان کے بارے میں کیا جزا بتائی گئی؟

❖ آیت 34

یعنی جب اللہ کے پاس واپس لوٹ کر جائیں گے تو انہیں وہ ملے گا جو وہ پسند کریں گے۔

محسن وہ ہوتا ہے جس کے اندر اخلاص ہو اور اخلاص والا اللہ کی عبادت ایسے کرتا ہے گویا وہ اللہ کو دیکھ رہا ہو اس کا دھیان اِدھر اُدھر نہ ہو، وہ شرک اکبر اور اصغر دونوں سے پاک ہو۔

✷ جیسے حضرت جبریل علیہ السلام جب حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے آکر سوال کر رہے تھے تو حدیث جبریل میں فأخبرني عن الإحسان کے جواب میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے کیا فرمایا: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو تو یہ محسن کا کردار ہوتا ہے یعنی محسن اپنے رویے کے اندر بہت مخلص ہوتا ہے۔

پھر اس طرح جو دوسروں کو ان کے حق سے زیادہ دیتا ہے وہ بھی محسن ہوتا ہے۔

پھر اسی طرح ہر طرح کی نیکی احسان کہلاتی ہے۔ تو محسنین کو کیا ملے گا قیامت کے دن؟ جو وہ طلب کریں گے جو وہ تمنا کریں گے۔

❖ آیت 35

کیونکہ چاہے کوئی محسن ہو متقی ہو مومن ہو کوئی بھی ہو لیکن یہ possible نہیں ہے کہ اس سے کوئی غلطی نہ ہو یہ ناممکن ہو۔ اس سے غلطی ہو گی۔ ہر انسان سے کوئی کتنا ہی نیک، پاکباز کیوں نہ ہو اس سے غلطی ہو جاتی ہے تو پھر ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ محسنین سے ان کی برائیاں دور کر دے گا۔

❖ آیت 36

تو یہاں پر ان لوگوں کی بات کی گئی ہے جو لوگوں کو اللہ کے علاوہ غیر اللہ سے ڈراتے ہیں۔ بتوں کی مار سے ڈراتے ہیں۔ یا اپنے دیوتاؤں کے اثرات سے ڈراتے ہیں لیکن مومن ہمیشہ صرف اللہ سے ڈرتا ہے۔ غیر اللہ سے ڈرنا مشرکین کا طریقہ ہے۔ تو انسان جب بھی کوئی کام کرے، جب بھی کوئی رسک لے تو اس معاملے میں اللہ پر بھروسہ کرے۔ اللہ سے دعا کرے کیونکہ اللہ ہی کام بنانے والا ہے وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱلْحَيِّ ٱلَّذِي لَا يَمُوتُ" آپ اس زندہ پر بھروسہ کرو جو کبھی مرے گا نہیں"۔ اور وہ صرف اللہ کی ذات ہے۔

اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ اس کو کافی ہو جاتا ہے۔

آپ دیکھیے کہ جب آپ اپنے معاملات اللہ کے سپرد کرتے ہیں اور بھروسہ کرتے ہیں تو آپ کا دل بڑا ہو جاتا ہے۔ آپ کی ہمت بڑھ جاتی ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ کوئی ہے جو یہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ "وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥٓ"۔ جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہو جاتا ہے"۔ اور اس طرح اللہ پر بھروسہ کرنے سے انسان کو دشمن سے حفاظت بھی ملتی ہے۔

✷ جیسا کہ اس مشہور واقعہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب نبی ﷺ ایک غزوہ کے بعد دوپہر کو کہیں آرام کر رہے تھے، ایک درخت کے سایے تلے اور آپ کی تلوار اس درخت کے ساتھ لٹک رہی تھی تو اتنے میں ایک دشمن آیا اور اس نے وہ تلوار اتار کر آپ کے اوپر سونت دی اور آپ سے کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ نے کیا فرمایا: "میرا اللہ"۔

آپ سوچیے وہ کیا situation ہو گی کہ جب سر پر ایک شخص تلوار لہرائے کھڑا ہے اس وقت انسان کو کچھ سوجھتا بھی نہیں۔ لیکن انبیاء کا ایمان کامل ایمان ہوتا ہے جس کے اندر توکل بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ توکل ایمان کا حصہ ہے۔

❖ آیت 38

مشرکین مکہ بھی اس بات کو مانتے تھے کہ آسمان و زمین کا خالق، ہر چیز کا خالق اللہ ہی ہے۔ ان کے پتھر اور لکڑی کے بت کسی چیز کو پیدا کرنے کے قابل نہیں بلکہ انہوں نے خود ہی ان کو بنایا ہے۔

سورۃ الزمر میں توحید کا سبق ہے۔ اور توکل بھی توحید کا ایک حصہ ہے۔ اور اس توکل کے لیے جو الفاظ استعمال کرنے چاہیے وہ بھی یہاں سکھا دیئے گئے ہیں کہ آپ کہہ دیجیے کہ قُلْ حَسْبِيَ ٱللَّهُ ۖ اللہ مجھے کافی ہے"۔

یہ کلمہ جو ہے حَسۡبِيَ ٱللَّهُ یہ ایک مبارک کلمہ ہے جو دو مقامات پر کہا جاتا ہے۔ایک نفع حاصل کرنے کے موقع پر یعنی جس وقت انسان کو کوئی فائدہ حاصل کرنا ہو اور دوسرے نقصان کو دور کرنے کے موقع پر۔

ہم دیکھتے ہیں کہ دو عظیم پیغمبروں نے یہ دعا مانگی۔ایک تو ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت یہ کلمہ پڑھا تھا جب ان کو آگ میں پھینکا جا رہا تھا اور دوسرا محمد ﷺ نے جب لوگوں نے مسلمانوں کو ڈرانے کے لیے کہا تھا کہ لوگوں نے تمہارے لیے فوج جمع کر لی ہے تم اس سے ڈرو تو اس بات نے ان کا ایمان بڑھا دیا اور انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے۔اور وہ اچھا کارساز ہے۔

❖ آیت 40

تو دنیا اور آخرت میں جو رسوائی ہے وہ اللہ کے عذاب کی شکل میں ہوتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جس کی انہیں دھمکی دی گئی وہ کفار مکہ کے ساتھ پوری ہو گئی۔دنیا میں بھی اللہ نے ان کو عذاب دیا جیسے وہ قتل ہوئے، قیدی بنے، بھوک اور قحط میں مبتلا ہوئے اور اسی طرح پھر بدر کے میدان میں پہنچے اور پھر وہاں سے جہنم رسید ہوئے۔تو انسان کو ہمیشہ اللہ سے، اپنے گناہوں کی وجہ سے جو سزا آتی ہے اس سے بچنے کے لئے دعا کرنی چاہیے۔

اللّٰهُمَّ إنّي أعوذُ بِكَ مِنَ الْفقْرِ، وَالْقِلَّةِ، وَالذِّلَّةِ، وَأعوذُ بِكَ مِنْ أنْ أظْلِمَ أو أُظْلَمَ ۔

اور اسی طرح

اَللّٰهُمَّ أَحسِنْ عَاقِبَتَنَا فِىْ الْأُمُوْرِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ

اے اللہ ہمارے تمام معاملات کا انجام اچھا کر اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما"۔

❖ آیت 42

تو اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ جب انسان سوتا ہے تو یہ نیند جو ہے یہ موت کی بہن ہے اور موت کا ہی ایک experience ہے اور نیند کی حالت میں ایک روح چلی جاتی ہے جس کی وجہ سے انسان نہ پھر سنتا ہے نہ پھر اور کچھ کام کاج کر پاتا ہے اور وہ ایک اور ہی دنیا میں ہوتا ہے اسی بناء پر بعض اوقات وہ مرے ہوئے لوگوں سے بھی جا ملتا ہے۔تو اس کی وہ روح ہوتی ہے جو مختلف جگہوں پر مختلف مشاہدات کرتی ہے اور آپ نے سنا ہو گا کہ کئی لوگ سوتے ہیں اور پھر دوبارہ نہیں اٹھتے یعنی سوتے میں ہی چلے جاتے ہیں کیونکہ جس کی موت کا فیصلہ ہو چکا ہو اس کی روح واپس نہیں لوٹائی جاتی بلکہ دوسری بھی لے لی جاتی ہے جو اس کے جسم میں ہوتی ہے اور یہاں آخر میں جو بات فرمائی گئی کہ اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

✧ تو مقاتل کہتے ہیں: اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو قیامت کے دن قبروں سے اٹھنے کے معاملے میں غور و فکر کرتے ہیں"۔

کہ قیامت کے دن دوبارہ کیسے اٹھیں گے؟ ایسے ہی جیسے اللہ دنیا میں دوبارہ روح بھیج دیتا ہے نیند سے جاگتے وقت تو وہاں قبر میں بھی دوبارہ بھیجے گا اور انسان قبروں سے باہر نکل آئے گا۔یعنی سونے والے کی روح کو قبض کرنا پھر اس کو قبض کرنے کے بعد چھوڑ دینا، قیامت کے دن قبروں سے دوبارہ اٹھائے جانے پر دلیل ہے۔تو انسان کو سوتے اور جاگتے وقت اپنی موت کو یاد رکھنا چاہیے۔اسی لیے ہم صبح اٹھ کر کیا دعا کرتے ہیں

اَللَّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

اور اسی طرح،

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهُ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ

کہ میرے رب! تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا، تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا، اگر تو نے میری جان کو روک لیا تو اس پر رحم کرنا (یعنی اگر روح واپس نہیں لوٹائی تو رحم فرمانا) اور اگر اس کو چھوڑ دیا یعنی زندگی باقی رکھی تو اس کی اس طرح حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے تو اگر ہم حفاظت چاہتے ہیں تو ہمیں زیادہ سے زیادہ نیک کام کرنے چاہیے اور گناہوں کو چھوڑ دینا چاہیے۔

❖ آیت 43

تو پھر سفارش کیسے کریں گے؟

❖ آیت 45

ہمیں بھی سوچنا چاہیے کہ ہمارا دل کس بات پر گھٹتا ہے اور کس پر خوش ہوتا ہے؟

کیا اللہ کے ذکر پر تو نہیں ہمارا دل گھٹتا کہ ہائے! اتنی دیر اللہ کی باتیں سننی پڑیں گے یا پڑھنی ہونگی یا کرنی ہونگی۔ لیکن دوسری طرف مومن جو ہوتا ہے، جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس کا دل خوش ہو جاتا ہے، مطمئن ہو جاتا ہے وہ دل لگا کر بات سنتا ہے۔

اور مشرکین کیا کرتے تھے؟ غیر اللہ کے ذکر سے خوش ہوتے تھے اور اللہ کے ذکر پر ان کے دل گھٹ جاتے تھے اور یہ ہر انسان پر vary کرتا ہے کہ وہ کس چیز کو پسند کرتا ہے کیونکہ جو جس چیز کو پسند کرتا ہے اس کا ذکر آتے ہی اس کے منہ پر مسکراہٹ آجاتی ہے۔

آپ دیکھیے اپنی عام زندگی میں بھی کہ کونسی چیزیں ہیں جن کے ذکر سے بھی آپ خوش ہو جاتے ہیں تو یقیناً وہ وہ چیزیں ہوں گی جو آپ کی پسندیدہ ہیں۔ اور کونسی چیزیں ہیں جن کا نام سنتے ہی آپ کے اندر ایک وحشت اور گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے۔

تو اس سے بھی آپ اپنا جائزہ لے سکتے ہیں کہ آپ کہاں کھڑے ہیں۔ یعنی آپ کا ایمان کتنا اور آپکی دلچسپیاں کتنی ہیں؟

تو ایمان والے جو ہیں وہ دن کے مختلف اوقات میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں مثلاً: آپ صبح اٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، اذان سنتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، وضو کرتے ہیں تو پھر اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ نماز بذات خود ذکر ہے، نماز کے بعد بھی ذکر کرتے ہیں پھر صبح و شام کے اذکار کرتے ہیں۔ کھانا کھاتے ہیں تو یہ اس طرح کی جتنی بھی دعائیں ہیں یہ ساری ایک کتاب ہے "دعا کیجیے" اور اسٹال پر available بھی ہے۔ اس میں دن کے مختلف مواقع پر جو دعائیں مومن کرتا ہے۔ قرآن کی دعائیں، سنت سے دعائیں، والدین کے لیے دعائیں، بخشش کی دعائیں، آئینہ دیکھنے کی دعائیں اور بہت سی دعائیں جو انسان کو کرنی چاہیے جو نبی ﷺ سے ثابت ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہر گھر میں یہ کتاب ہونی چاہیے۔ تاکہ کسی بھی موقع کی مناسبت سے وہ دعائیں نکال کر انسان پڑھ سکتا ہے۔ یا روٹین میں بھی انسان تھوڑی تھوڑی کرکے روز ان چیزوں کو یاد بھی کر سکتا ہے اور پڑھ بھی سکتا ہے۔

❖ آیت 47

تو یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ جو بات ہے وَبَدَا لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ مَا لَمۡ يَكُونُواْ يَحۡتَسِبُونَ۔ کہ اس دن اللہ کی طرف سے ایسا عذاب ظاہر ہو گا جس کا انہوں نے سوچا بھی نہیں ہو گا تو pious predecessors، اسلاف جو تھے وہ اس آیت سے بہت ڈرتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم یہ سمجھیں کہ ہم بڑے اچھے اچھے کام کر رہے ہیں اور کل جائیں اور وہاں دیکھیں تو وہ اچھے کاموں میں شامل ہی نہیں ہوئے ہوں۔

✧ مجاہد کہتے ہیں: کہ انہوں نے ایسے عمل کیے جنھیں وہ نیک سمجھتے تھے لیکن اصل میں وہ برے تھے۔

Intention کی وجہ سے ہونگے یا طریقہ غلط تھا یا کوئی بدعت تھی اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہ گمان کر لیا ہو کہ ان کے یہ گناہ توبہ کے بغیر ہی معاف ہو جائیں گے۔ یہ تو چھوٹی سی بات ہے۔ دیکھیے جن گناہوں کو ہم چھوٹا سمجھتے ہیں ان پر توبہ نہیں کرتے لیکن کل کو وہی بہت بڑے بن سکتے ہیں۔

✧ سفیان ثوری کہتے ہیں: "ریاکاری کرنے والوں کے لئے تباہی ہے تباہی ہے۔ یہ آیت ان کے بارے میں ہے۔ یہ ان کا قصہ ہے"۔

✧ عکرمہ بن عمار کہتے ہیں کہ: محمد بن منکدر اپنی موت کے وقت بہت زیادہ گھبر ائے۔ گھبراہٹ طاری ہو گئی تو ان کو کہا گیا: یہ خوف اور گھبراہٹ کس بات پر ہے؟ انہوں نے کہا کہ: اللہ کی کتاب میں ایک آیت ایسی ہے جس سے میں ڈرتا ہوں اور وہ ہے: وَبَدَا لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ مَا لَمۡ يَكُونُواْ يَحۡتَسِبُونَ۔ اور میں ڈرتا ہوں کہ میرے سامنے وہ کچھ نہ آ جائے جس کا مجھے گمان بھی نہ ہو، خیال بھی نہ ہو۔

ہم اپنے بارے میں یہ سمجھتے رہیں کہ ہاں! سب اچھا ہے اور ہم نیک ہیں اور اچھے فرشتے آئیں گے جان لینے کے لیے اور قبر میں بھی سب ٹھیک ہو گا اور آخرت میں بھی ہم امن میں ہونگے۔ کس کو پتہ! تو انسان کو کبھی بھی بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔ اور انسان کو اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیے کیونکہ بعض اوقات ہماری perceptions درست نہیں ہوتیں، ہم چیزوں کو کسی اور طرح دیکھ رہے ہوتے ہیں حالانکہ وہ کچھ اور ہوتی ہیں۔

❖ آیت 49

دنیا میں بھی انسان بڑی غلط فہمیوں کا شکار رہتا ہے کہ جب اس کو کوئی نعمت ملتی ہے کوئی کامیابی ملتی ہے تو وہ کیا کہتا ہے کہ یہ تو اس بناء پر ہے کہ میں اس کا تجربہ رکھتا تھا، میں نے اس پر محنت کی اور یہ میرے علم کی وجہ سے مجھے ملی ہے یا اللہ نے مجھے وہ چیز سکھائی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ فتنہ ہے۔ ہر نعمت ایک آزمائش ہے، انسان کو یہ سوچنا چاہیے۔

اب مثال کے طور پر ہمیں اگر نعمت قرآن ملتی ہے تو اس میں ہمارا امتحان بھی ہے کہ ہم اس پر اب جو پڑھ لیا، سن لیا، عمل کتنا کرتے ہیں؟ اپنی زندگی کو کتنا بدلتے ہیں؟

وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُونَ لیکن اکثر لوگ یہ بات یہ نکتہ نہیں جانتے سمجھتے نہیں کہ نعمتیں آزمائش ہیں اور انسان کا امتحان ہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالی انہیں ڈھیل دے کر پھر پکڑتا بھی ہے۔

❖ آیت 50

یعنی پہلے لوگوں کو بھی اپنے علم اور ہنر اور فن پر بڑا مان تھا۔ لیکن وہ چیزیں انہیں اللہ کے عذاب سے بچا نہ سکیں۔

❖ آیت 53

یعنی اللہ سبحانہ وتعالی اگلے پچھلے سارے گناہوں کو معاف کر سکتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص کے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے اس بناء پر کہ اس نے لوگوں کے راستے سے کانٹے دار شاخ ہٹائی تھی، لوگوں کو تکلیف سے بچایا تھا تو اس بناء پر اس کے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ اسی طرح چھوٹے گناہوں کے علاوہ بھی اللہ تعالی بڑے بڑے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے جیسا کہ زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو مومن نہیں رہتا۔ چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو مومن نہیں رہتا۔ شرابی جب شراب پیتا ہے تو مومن نہیں رہتا۔ لیکن پھر بھی اس کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہے کہ اگر کوئی شرمندہ ہو کر واپس پلٹتا ہے اور اللہ سے معافی مانگ لیتا ہے اور آئندہ نہ کرنے کا عہد کر لیتا ہے تو اللہ تعالی اس کو بھی معاف کر دیتا ہے۔ سو لوگوں کا قاتل بھی بخش دیا گیا تھا۔ جب اس کے دل میں شدید regret ہوئی اور اس نے توبہ کے لیے اپنا علاقہ بھی چھوڑ دیا کہ میں اس گناہ سے بہر حال نکلنا چاہتا ہوں۔ اور وہ ہجرت کر کے دوسری طرف نیک لوگوں کے پاس جا رہا تھا تاکہ ان کی صحبت میں بیٹھ کر وہ اپنی اس برائی کو دور کر سکے۔

❖ آیت 54

یعنی توبہ میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ بار بار اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ بار بار پلٹنا چاہیے۔ بار بار اپنے اسلام کا اقرار کرنا چاہیے کہ

اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ (بخاری 7488)۔

اللہ میں نے اپنا آپ تیرے حوالے کر دیا۔

❖ آیت 55

یعنی جب کوئی مصیبت آتی ہے تو بعض اوقات اتنی اچانک آتی ہے کہ انسان کہتا ہے کہ میں نے تو کبھی سوچا ہی نہیں تھا تو اس طرح انسان کو اپنی زندگی کا ہی نہیں پتا کہ کس وقت یہ پرندہ یہاں سے اڑ جائے۔ ہمارے اندر سے نکل کر روح چلی جائے اور انسان اس کے بعد ہونٹ ہلانے کے بھی قابل نہ رہے تو اس لیے انسان کو جو مہلت ملی ہے جو موقع ملا ہے جو وقت ملا ہے اس سے فائدہ اٹھا لے۔

❖ آیت 56

یعنی جب مصیبت سامنے آجائے، موت سامنے آجائے، توبہ کا دروازہ بند ہو جائے۔

یعنی میں نے تو دین کو کبھی seriously لیا ہی نہیں تھا میں نے تو بس اس کا ایک کھیل تماشا بنا رکھا تھا۔

❖ آیت 59

یعنی تو نے مان کر ہی نہ دیا۔

❖ آیت 60

پارے کا آغاز اسی بات سے شروع ہوا کہ اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے؟ اور یہاں اس کی سزا بتادی گئی کہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں قیامت کے دن ان کے چہرے سیاہ ہونگے۔

❖ **آیت 62** سب چیزوں کی نگرانی بھی وہی کر رہا ہے کہ یہ چیزیں کیسے کام کر رہی ہیں اس کی منشاء کے مطابق یا نہیں۔

❖ **آیت 63** سارے خزانوں کا مالک وہی ہے۔

❖ آیت 65

یعنی شرک کا گناہ کسی سے بھی قابل قبول نہیں تو اس لیے انسان کو سب سے زیادہ جس چیز کی فکر ہونی چاہئے وہ اپنی زندگی سے شرک نکالنے کی اور وہ کب نکلے گا جب اسے پتا ہو گا کہ شرک ہے کیا؟ کیونکہ اگر یہ پتا ہی نہیں کہ شرک ہے کیا تو شرک سے نکلے گا کیسے انسان تو اس لیے

فَٱعۡلَمۡ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ اس بات کا علم حاصل کرنا کہ اللہ ایک ہے اور کون سی چیزیں اللہ کی ذات یا صفات میں شریک بن جاتی ہیں اور کیا کہنا شرک ہو جاتا ہے ان باتوں کا خوب علم ہونا چاہئے ورنہ تو اللہ شرک کو معاف نہیں کرے گا۔ اور باقی گناہ تو چاہے سزا کے بغیر معاف کر دے یا سزا دے کر معاف کرے۔

❖ آیت 67

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عظمت و قدر کو حقیقت میں ہم لوگ نہیں پہچانتے، اگر انسان جان لے تو پھر اس کے اندر لازماً اللہ کی عبادت کا شوق آ جائے، وہ اس کے آگے جھک جائے گے۔ دیکھیں ہوتا یہ ہے کہ دنیا میں جب ہم کسی سے inspire ہوتے ہیں، اور وہ ہمارے ہی جیسے انسان ہوتے ہیں، تھوڑی بہت اگر ان کی کوئی achievement ہوتی ہے تو ہم ان کے آگے جھک جاتے ہیں، ان کے مطیع ہو جاتے ہیں، سرنگوں ہو جاتے ہیں۔

سوچیے کہ جو شخص اللہ کو پہچان لے پھر وہ اللہ کے آگے نہیں جھکے گا؟ ہو ہی نہیں سکتا کہ پھر وہ اللہ کے آگے نہ جھکے تو اللہ کی ناقدری اللہ کو نہ پہچاننا ہے اور پھر اس بنا پر انسان اس کی طرف رجوع نہیں کرتا۔

✷ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ ولیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن اللہ عزوجل آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں جبار؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟ پھر زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لے کر لپیٹے گا اور فرمائے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں جبار؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟

تو اللہ کے سامنے تو کوئی پر نہیں مار سکتا اس لیے جب ہم اللہ اکبر کہیں تو واقعی دل سے کہا کریں کہ وہی سب سے بڑا ہے؟

❖ آیت 69

تفصیل بتا دی گئی ہے کہ سب ہو گا کیسے؟ اس کے بعد بھی اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ پتا نہیں حساب ہے کہ نہیں؟ اور ملاقات ہے کی نہیں؟ اور جنت ہے کہ نہیں؟ یا جہنم ہے کہ نہیں؟ یقین ہی نہ ہو اس کو اس کے اندر تو پھر اس کا طرز عمل کیسے بدل سکتا ہے۔ اب یہ تو قرآن ہمیں بتا رہا ہے کہ اس دن زمین کیسی ہو گی؟ اور کس طرح نامہ اعمال رکھا جائے گا اور کس طرح انبیاء اور گواہ لائے جائیں گے اور پھر ہر شخص کا فیصلہ کیا جائے گا ہر شخص کا اعمال تولے جائیں گے۔

✷ حدیث میں آتا ہے: قیامت کے دن لوگوں کا حشر سفید و سرخی آمیز زمین پر ہو گا (جیسے میدے کی روٹی صاف و سفید ہوتی ہے اس پر کسی چیز کا کوئی نشان نہ ہو، یعنی جب آپ میدے کو بیلتے ہیں سموسہ وغیرہ کے لئے تو white سی جو ٹکیہ بنتی ہے اس طرح plain بالکل smooth صاف ستھری زمین ہو گی) جس پر ہر شخص

کھڑا ہو گا اور کوئی شخص کسی کے پیچھے چھپ نہ سکے گا اور روشنی بھی ہو گی وہاں تو پھر ہر شخص کے اعمال اور اس کے کام اور اس کی شکل اور ہر چیز واضح بھی ہو جائے گی۔

ہم سب کو اس جگہ سے گزرنا ہے دیکھنا ہے اسے اپنی زندگی میں دیکھتے رہا کریں کبھی اپنے آپ کو کسی جگہ لے جا کر کھڑا کریں تاکہ جس دن یہ پیش آئے تو ہم اس سے بے خبر نہ ہوں، ہمیں پہلے سے پتا ہو کہ یہ تو ہونا تھا یہ تو رب کا وعدہ تھا اور یہ تو سچا وعدہ تھا جو لوگ اس طرح اس دن کو یاد رکھتے ہیں اور پھر اس کے لئے تیاری کرتے رہتے ہیں پھر ان کو کوئی ہول (ڈر) نہ ہو گا وہ امن میں ہوں گے تو جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کا فیصلہ کرنے آئیں گے تب زمین اس کے نور سے روشن ہو گی زمین پر روشنی سورج اور چاند کی وجہ سے نہیں ہو گی کیونکہ سورج چاند تو لپیٹ دیئے جائیں گے ان کی روشنی ختم ہو جائے گی اور یہ ہم پڑھتے ہیں کہ سورج حشر میں بالکل قریب آجائے گا تو یہ اس وقت ہو گا جب حشر میں وقوف لمبا ہو گا ابتداء میں نہیں۔

❖ آیت 70

آپ دیکھیے کہ جو لوگ جاب کرتے ہیں، کام کرتے ہیں، جب ان کا کام مکمل ہوتا ہے یا مہینہ مکمل ہوتا ہے تو ان کو سیلری ملتی ہے تو وہ ان کے کام کی اجرت ہوتی ہے، ان کی مزدوری ہوتی ہے اسی طرح قیامت کے دن بھی ہمارے اعمال کی اجرت ہمیں دی جائے گی، پورا پورا بدلہ، کیونکہ وہ بدلے کا دن ہے تو انسان کو سوچنا چاہیے کہ اس دن کے لیے جو اعمال کر رہا ہے ان میں وہ کتنا سنجیدہ اور کتنا committed ہے۔

❖ آیت 71

کیونکہ ہر شخص پڑھا لکھا نہیں ہوتا کہ خود سے پڑھ سکے اس لیے پڑھ کر سنانے کی جو بات کی گئی تو حجت ہی تمام کر دی گئی۔

اب یہ ہے کہ کفار کے بھی مختلف گروہ ہوں گے یعنی جس طرح کے جرم ہوں گے ویسے ہی لوگ اکٹھے کر دئے جائیں گے، مخصوص دروازے سے داخل ہوں گے۔ اسی طرح متقی لوگوں کے بھی الگ الگ گروہ ہوں گے کوئی مقربین ہوں گے اور کوئی صالحین ہوں گے اور کوئی انبیاء ہوں گے شہداء ہوں گے تو جنت کے بھی مختلف درجے ہیں اور مختلف لیولز ہیں اور پھر جیسا جس کا عمل ہو گا۔

❖ آیت 73

یہاں جنتیوں کے بھی گروہوں کا ذکر ہے ان کے تقویٰ کے لیول کے اعتبار سے ان کے گروہ ہوں گے۔

✷ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کی نبی ﷺ نے فرمایا: پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہو گی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہونگے اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے وہ جگمگاتے ستاروں کی طرح ہوں گے، ان سب کے دل الفت و محبت میں ایک شخص کی طرح ہونگے ان میں سے نہ کسی کا بات میں اختلاف ہو گا نہ باہم دشمنی ہو گی۔

یہ اہل جنت کی شان ہے کہ آپس میں نہ دل میں کوئی بات، نہ زبان پر کوئی بات کوئی clashes نہیں ہونگے بلکہ ایک دل کی طرح ہونگے سب ایک دوسرے سے محبت کرتے ہونگے۔

جنت کا دروازہ سب سے پہلے رسول ﷺ کے لیے کھولا جائے گا۔

✷ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اسے کھلواؤں گا پھر جنت کا داروغہ کہے گا آپ کون ہے؟ میں کہوں گا محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہ کہے گا مجھے آپ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ کھولنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

یعنی آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہی سب سے پہلے افتتاح opening کریں گے سب سے پہلے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہی enter ہوں گے اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی امتی ساتھ ہی داخل ہوں گے اور اس وقت وہ کیا کہیں گے؟

❖ آیت 74

اتنی چوائسیز ہوں گی ہر جنتی کے لئے کہ جہاں اس کا دل چاہے گا وہ چلا جائے گا۔

دنیا میں اگر آپ کسی اچھی جگہ پر holiday کے لیے جانا بھی چاہیں تو پہلے آپ کو پیسے جمع کرنے ہیں اس کے بعد سارے reviews دیکھتے ہیں بکنگ کراتے ہیں پھر کبھی cancel flight ہو جاتی ہے کیا کیا مسائل ہوتے ہیں۔ کتنے تردداﺕ ہوتے ہیں اور پھر وہاں پہنچ کر بھی بعض اوقات آپ کو اپنی پسند کا view نہیں ملتا، پسند کا کمرہ نہیں ملتا، پسند کا weather نہیں ملتا، کئی چیزیں، یعنی وہ تھوڑی سی خوشی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ بے شمار تردداﺕ لگے ہوتے ہیں۔ لیکن جنت میں داخل ہوتے ہی کسی قسم کا کوئی تردد کوئی تھکاوٹ نہیں اور جو انسان چاہے گا وہ اس کو ملتا چلا جائے گا۔

اور یہ کس کا اجر ہے؟ عمل کرنے والوں کے لیے کیا اچھا اجر ہے۔ اصل بات ہے عمل کی۔

❖ آیت 75

پوری کائنات اللہ کی حمد کر رہی ہو گی، آسمان والے، زمین والے، نیک و بد، جن و انس حتیٰ کہ آگ والے بھی اللہ کی حمد بیان کریں گے۔ الحمد للہ آدم علیہ السلام کا پہلا جملہ تھا، مومن کی جان نکلتی ہے تو وہ الحمد للہ کہہ رہا ہوتا ہے، جنت کے داخلے پر ایمان والے الحمد للہ کہیں گے۔

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِي هَدَىٰنَا لِهَٰذَا

اور جنتیوں کا تو پھر کھانا پینا ہی یہی ہو گا یعنی اللہ کی حمد و ثناء۔

✷ نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: یقیناً اہل جنت کھائیں گے جنت میں اور پییں گے لیکن نہ اس میں تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ رفع حاجت ہو گی نہ ہی ناک سے ریزش گرائیں گے کوئی گندگی نہ ہو گی کوئی bad secretion نہیں ہوں گی صحابہ نے پوچھا پھر ان کے کھانے کا کیا بنے گا؟ (یعنی جو کھانا اندر لے جائیں گے اس کا کیا ہو گا) آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ایک ڈکار آئے گی اور کستوری کے پسینے کی طرح پسینہ آئے گا (یعنی خوشبو دار پسینے کی شکل میں وہ جسم سے نکل جائے گا) انکو تسبیح و تحمید اس طرح الہام کر دیئے جائیں گے جس طرح سانس کو الہام کر دیا جاتا ہے، سانس کو اللہ نے الہام کیا ہے اس لیے وہ خود ہی خود کام کر رہا ہے ہمیں اسے خود کھینچنا نہیں پڑتا اگر ہر دفعہ ہمیں کھینچ کر باہر نکالنا پڑتا تو کیا حال ہوتا، یعنی سانس کے لیے زور نہیں لگانا پڑتا۔ تو وہاں بھی تسبیح پڑھنے کے لیے بھی زبان ایسے ہی رواں ہو جائے گی۔ کچھ لوگ دنیا میں بھی اللہ کا اتنا ذکر کرتے ہیں کہ انکی زبانوں پر تسبیح پھر اٹکتی نہیں، چلتی چلی جاتی ہے۔

آپ دیکھیں رات کو جب نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سوتے تھے تو تسبیح کرتے تھے،؟ سبحان اللہ پڑھتے تھے تسبیح کرتے تھے۔

تو آپ بھی ذرا تجربہ کر کے دیکھیں کہ کیا آپ کی زبان چلتی ہے کیونکہ کچھ دن ہوتے ہیں جس میں انسان تسبیح کرتے کرتے سوتا ہے اور کچھ دن ہوتے ہیں جب زبان اٹکتی ہے تو سوچا کریں آج اٹکی کیوں ہے؟ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حق میں کوئی ایسی کمی تو نہیں ہوئی، کوئی گناہ تو نہیں کیا کہ زبان اٹک رہی ہے اور توفیق نہیں ہو رہی مجھے۔

سورۃ غافر

اسے غافر بھی کہتے ہیں مومن بھی، دونوں نام ہیں اس کے۔

❖ آیت 2

آپ نے دیکھا ہو گا کہ اکثر سورتوں کا آغاز جو ہوتا ہے وہ اس بات کی یقین دہانی کروانے کے لیے ہوتا ہے کہ یہ اللہ کی کتاب ہے، اس کی واضح آیات ہیں، یہ اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے، اس کتاب میں کوئی شک نہیں ہے تاکہ پڑھنے سے پہلے یاد دہانی ہو جائے کہ جو ہم پڑھنے جا رہے ہیں یہ کوئی معمولی کلام نہیں یہ اللہ کا کلام ہے۔

❖ آیت 3

توبہ کرنے والے گناہ گار کے لیے دو رحمتیں ہیں ایک یہ کہ اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے دوسرا یہ کہ اسکی توبہ کو نیکی بنا دیتا ہے اور اگر نادم ہو تو اس کے نامہ اعمال سے بھی مٹا دیا جاتا ہے اور وہ ایسے ہو جاتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں تھا، صاف ستھرا ہو جاتا ہے تو جس طرح ہم اپنی جسمانی طہارت کا اہتمام کرتے ہیں اسی طرح ہمیں اپنی روحانی طہارت کا بھی اہتمام کرتے رہنا چاہیے۔ اس کو بڑھاپے کے لیے نہیں چھوڑ دینا چاہیے، حج عمرے کے لیے نہیں چھوڑنا چاہیے کہ وہاں جائیں گے تو توبہ کریں گے daily basis پر توبہ ہونی چاہیے۔ ایک دن منہ نہ دھوئیں تو آپ دیکھیں کہ کیا حال ہوتا ہے آپ کا؟ تجربہ کریں۔ پھر کیسا دن ہو گا؟ ایسا لگے گا جیسے کوئی بوجھ اٹھا کر پھر رہے ہیں حالانکہ physically تو کوئی بوجھ نہیں ہوتا تو اسی طرح اگر ایک دن بھی توبہ نہیں کرتے تو دلوں پر بوجھ آ جاتا ہے اور اس بوجھ کے ساتھ پھر ہم پریشان چلتے پھرتے رہتے ہیں۔ جب بھی دل تنگ ہو، جب بھی دل میں یہ پریشانی آئے، اکیلے بیٹھ جائیں تھوڑا سا روئیں، اللہ سے باتیں کریں، معافی مانگیں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اخلاص کے ساتھ کی گئی دعا قبول کرتا ہے غافل دل کی نہیں۔ کیونکہ بعض اوقات ہم دعا مانگ رہے ہوتے ہیں دھیان ہمارا کہیں سے کہیں ہوتا ہے۔

❖ آیت 7

فرشتے ایمان والوں کے لیے دعائے استغفار کرتے ہیں۔۔۔ کتنی بڑی خوشخبری ہے اس میں۔

کون ہیں وہ فرشتے جو عرش اٹھائے ہوئے ہیں؟ وہ کتنے بڑے ہیں؟

✷ اس کے بارے میں حدیث میں آتا ہے نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ اجازت دی گئی ہے کہ میں اللہ کے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں میں سے کسی فرشتے کے بارے میں بیان کروں کہ اس کے کان کی لو سے کندھے تک (یعنی یہاں سے لیکر نیچے تک کندھا یہ بس اتنی سی، جو ہمارا اتنا سا حصہ ہے) درمیان کا فاصلہ 7 سو سال کی مسافت جتنا ہے یعنی اتنی لمبی گردنیں ہیں ان کی تو ہاتھ پاؤں اور باقی جسم کتنا بڑا ہو گا جو عرش اٹھائے ہوئے ہیں۔ عرش ساری مخلوقات میں سے زمین آسمان، کرسی اور دیگر مخلوق سے بڑی مخلوق ہے۔ ساری مخلوقات کی چھت ہے وہ ایک طرح سے۔

تو یہاں پر عام فرشتوں کی سفارش نہیں ان فرشتوں کی سفارش ہے جو عرش اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں۔

اسی طرح کچھ اور اعمال بھی ہوتے ہیں جن کی وجہ سے فرشتے ہمارے لئے دعائیں کرتے ہیں

نماز کے بعد جائے نماز پر بیٹھے رہنا اگر وقت اجازت دے اگر کام اور فرصت ہو۔ کیونکہ کچھ لوگ تو سلام ابھی آدھا ہی ہوا ہوتا ہے کہ وہ پاؤں پر کھڑے ہو جاتے ہے تو سکون سے نماز کے بعد کے اذکار کرنے چاہیئے الا یہ کہ واقعی حقیقی مجبوری ہو اور بہت جلدی ہو لیکن دن کی ہر نماز میں ہی جلدی نہ ہو کوئی تو اللہ کے لیے بھی ہو تو جتنی دیر انسان مصلے پر ہوتا ہے اتنی دیر وہ اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں کیا دعا ہوتی ہے؟

اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ

اللہ اسکو بخش دے اللہ اس پر رحم فرما

پھر ہے باوضو ہو کر سونا جو شخص رات کو باوضو سوتا ہے تو اسکے بستر میں فرشتہ رات گزارتا ہے جب بھی وہ رات کی کسی گھڑی میں نیند سے بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے اے اللہ اپنے اس بندے کو بخش دے اس لیے کہ یہ باوضو ہو کر سویا تھا۔

پھر اگر بیمار ہو تو اس کی عیادت کے لیے جانے والوں کے لیے ستر ہزار فرشتے صبح کے وقت اگر کوئی عیادت کرے تو شام تک دعائیں کرتے ہیں اور شام کے وقت کرے تو صبح تک کرتے ہیں۔

پھر اسی طرح خیر کی بات دوسروں کو سکھانا چاہے آپ اپنی اولاد کو سکھا رہے ہیں اپنے رشتے داروں کو سکھا رہے ہیں، اپنے دوستوں کو سکھا رہے ہیں یا جاننے والے اور نہ جاننے والے سب کو سکھا رہے ہیں۔

✷ تو رسول ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں اور اس کے فرشتے اور تمام اہل زمین و آسمان یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں اور باقی مخلوق اس شخص کے لیے دعائے خیر کرتی ہیں اس کے لیے جو لوگوں کو بھلائی کی باتیں سکھاتا ہے۔

اصل میں عربی لفظ لَيُصلونَ آتا ہے اس میں دونوں معنی پائے جاتے ہیں تو ایک ہی لفظ چل جاتا ہے لیکن جب ہم اردو ترجمہ کرتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ تو دعا نہیں کرتے وہ تو قبول کرتے ہیں۔

تو اس لیے خیر پھیلانے والے بن جائیں خیر کی کنجیاں بن جائیں، شر کے تالے بن جائیں ہر جگہ خیر پھیلائیں اور آغاز اپنے آپ سے کریں اور اپنے گھر والوں سے کریں۔

پھر اسی طرح سحری کرنے والوں پر اللہ رحمت کرتے ہیں اور فرشتے دعائیں کرتے ہیں۔

پھر اسی طرح کسی کی غیر موجودگی میں اس کے لیے دعا کرنے والے کے لیے ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جو مسلمان پیٹھ پیچھے کسی مسلمان کے لیے دعا کرتا ہے تو فرشتہ ساتھ ساتھ کہتا ہے تجھے بھی ایسا ہی ملے تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو اور وہ مزید کیا دعائیں کرتے ہیں؟رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّٰتِ عَدْنٍ ٱلَّتِي وَعَدتَّهُمْ وَمَن صَلَحَ مِنْ ءَابَآئِهِمْ وَأَزْوَٰجِهِمْ وَذُرِّيَّٰتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ

- **آیت 8** اولاد میں سے جو نیک ہیں اللہ ان سب کو نیک بنادے وہ آخرت میں ماں باپ کے ساتھ رہیں۔
- **آیت 10** ایمان کی دعوت کو قبول نہیں کرتے تھے۔
- **آیت 11** Obviouslyوہاں سے تو اب کوئی نہیں نکلے گا جہنم میں تو پکڑے گئے۔
- **آیت 14** لہٰذا اللہ کو خالصتاً اس کے حاکمیت تسلیم کرتے ہوئے پکارا کرو اگر چہ کافر اس سے برا ہی مانیں کہ تم ایک اللہ کو کیوں پکارتے ہو۔
- **آیت 15** یعنی قیامت کے دن سے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے عرش پر مستوی ہے اور اللہ نے اپنے ہاتھ سے عرش کی تخلیق کی ہے۔

✷ حدیث میں آتا ہے: کہ اللہ نے چار چیزوں کو اپنے ہاتھ سے بنایا عرش، قلم، آدم، جنت عدن، اور باقی مخلوقات کو کُن کہہ کر، تو وہ ہو گئی۔

اللہ کے عرش کی مقدار کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ وہ کتنا بڑا ہے؟no one knows۔

اور کرسی اس کے قدم رکھنے کی جگہ ہے۔

عرش تمام مخلوقات سے اونچا ہے اللہ نے ساتویں آسمان سے اوپر پانی بنایا ہے اور پانی کے اوپر عرش ہے۔

یعنی یہاں ہم ایک آسمان کو دیکھتے ہیں اس کے اوپر ایک اور پھر ایک اور پھر ایک اور ----------- اس کے اوپر پانی اس کے اوپر عرش ہے۔

جنت کے سو درجے ہیں۔

✷ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے جیسے زمین و آسمان کے درمیان اور فردوس اس کا اعلیٰ ترین درجہ ہے اس سے جنت کی چار نہریں نکلتی ہیں اس کے اوپر عرش ہے (فردوس سے بھی above) جب بھی تم اللہ سے سوال کرو جنت الفردوس کا سوال کرو۔

میں سوچتی ہوں حضرت آسیہ کتنی عقلمند تھیں انہوں نے دعا کی:

رَبِّ ٱبْنِ لِي عِندَكَ بَيْتًا فِي ٱلْجَنَّةِ

اپنے پاس قرب چاہیئے تھا رب کا حالانکہ دنیا میں ان کو کونسی نعمت تھی جو نہ ملی ہوئی ہو گی۔ وہ فرعون کی بیوی تھی لیکن اس کی چاہت دنیا نہیں تھی اس کی چاہت جنت تھی اور جنت کا بھی اعلیٰ ترین درجہ۔

✷ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ جنت کا بہترین اور بلند ترین حصہ ہے اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور اس سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

یاد رکھیے

عرش بہت بلند ہے اور رب اس سے بھی بلند ہے اور عرش کے اوپر کتاب بھی ہے کونسی؟لوح محفوظ۔ تو ہم اللہ کے بارے میں سوچیں تو اس طرح سوچا کریں کہ اتنا بلند اتنا اتنا۔

یعنی imagination میں بھی بلندی لایا کریں پھر آپ کے دل میں ہیبت بھی آئے گی پھر آپ اس کے آگے جب جھکیں گے تو واقعی جھک جائیں گے لیکن ہم عام طور پر اللہ کے بارے میں ایسے باتیں کر رہے ہوتے ہیں جیسے کسی دوست کے بارے میں، بس ایسے ہی carelessly باتیں، ایسے نہیں کرسکتے وَهُوَ ٱلْعَلِيُّ ٱلْعَظِيمُ وہ بلند ہے بہت عظمت والا ہے۔

عرش پر بلند اس اعتبار سے بھی اور عظمت والا اس کی شان بڑی عظمت والی ہے۔

❖ آیت 17

بار بار یہی بات کی جارہی ہے جو کرکے آؤ گے وہی ملے گا۔ ہم میں سے ہر ایک سوچے کہ ہم کر کیا رہے ہیں؟

✷ حدیث میں آتا ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندوں! یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لئے شمار کر رہا ہوں پھر میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا تو جو آدمی بہتر پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور بہتر بدلہ نہ پائے وہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔

کیونکہ اللہ نے ظلم نہیں کیا۔ تم لائے ہی نہیں کچھ کرکے تو پھر ملے کیا؟

❖ آیت 19

دل کے اندر چھپی ہوئی باتیں، برے خیالات ان کو بھی جانتا ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ کے علم کے بارے میں خبر دی جارہی ہے کہ اس کا علم کتنا کامل ہے چاہے کوئی چیز چھوٹی ہو یا بڑی ہو، باریک ہو لطیف ہو یا موٹی ہو سب کچھ اس کو پتہ ہے یہ اس لیے بتایا جارہا ہے تاکہ لوگ ڈریں اور اللہ سے حیاء کریں اللہ کا تقویٰ اختیار کریں اللہ کو اپنے اوپر نگران سمجھیں، چھپ کر بھی برے کام نہ کریں۔

اور ایک اور بھی کہ انسان کسی حرام چیز پر نظر نہ ڈالے اور چھپ چھپ کر حرام چیز کو نہ دیکھے کہ کوئی دیکھ تو نہیں رہا۔

✧ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں: اس سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوتا ہے تو وہاں سے کوئی عورت گزرتی ہے تو وہ لوگوں سے چوری چھپے اس عورت کو دیکھتا ہے۔

بعض اوقات مردوں کی عادت ہوتی ہے عورتوں کو تاکنا، گھورنا، تاڑنا تو وہ جب دیکھتے ہیں کہ دوسرے لوگ ہمیں دیکھ رہے ہیں تو لوگوں سے شرم کھا کر اپنی نگاہ جھکا لیتے ہیں لیکن کن آنکھوں سے وہ دیکھتے ہیں۔

✧ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد: وہ مرد ہے جو عورت کو دیکھتا ہے اور جب اس کے ساتھی اسے دیکھتے ہیں تو اپنی نگاہ جھکا لیتا ہے (یعنی ویسے غلط کام کر رہا تھا لیکن جب دیکھے کوئی دیکھ رہا ہے تو فوراً وہاں سے ہٹ جاتا ہے) پھر جب وہ دیکھتا ہے کہ لوگ بے خبر ہو گئے تو پھر اپنی نگاہ اٹھا کر وہ بری چیز دیکھتا ہے اور جب لوگ اس کو دیکھتے ہیں تو دوبارہ نگاہیں جھکا لیتا ہے اللہ عزوجل اس کو جانتا ہے کہ یہ بندہ چاہتا ہے کہ کاش وہ اس عورت کا کچھ اور بھی دیکھ سکے۔

یعنی وہ جو وَمَا تُخْفِي ٱلصُّدُورُ ہے کہ اس کے دل کی خرابی بھی جانتا ہے۔

تو آپ دیکھیے

وہ text messages، ٹیلی فون کالز، وہ چھپی دوستیاں، چھپ کر کی ہوئی ملاقاتیں جو حرام درجے میں آتی ہیں وہ کہاں اللہ سے چھپی ہو سکتی ہیں اللہ سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے اس لیے انسان کے تقوی کا یہ تقاضہ ہے ایسی ساری چیزوں کو صرف اللہ کے ڈر سے چھوڑ دے اور یہ اللہ کا ڈر ہی چھڑا سکتا ہے باقی کوئی چیز نہیں۔

❖ **آیت 21** دنیا میں بڑے بڑے کارنامے کیے تھے تاریخ میں ان کے نام لکھے گئے لیکن یہ ناموری، یہ شہرت، یہ کارنامے اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکے۔

❖ **آیت 26** یعنی تمہارا لائف اسٹائل، دین سے مراد صرف عقیدہ نہیں lifestyle بھی ہے۔

❖ **آیت 28** اب تک تو وہ چپ تھا دل میں ایمان تھا لیکن اب اس نے ڈکلیئر کر دیا۔

وہ ایسے ہی کوئی جھوٹی بات نہیں کر رہا اس کے پاس دلائل ہیں۔ یہاں سے اس رجل مومن کی speech شروع ہوتی ہے جو اس نے فرعون کے دربار میں علی الاعلان نڈر ہو کر سب کے سامنے کی۔

❖ **آیت 29**

فرعون بھی اپنے آپ کو بھلائی پر سمجھتا تھا حق پر سمجھتا تھا اس سے اندازہ لگائیں کہ انسان کو اس کا نفس کتنا دھوکا دیتا ہے کہ وہ اپنے غلط کاموں کو بھی صحیح سمجھے اسی بناء پر پھر قیامت کے دن جب opposite result سامنے آئیں گے تو انسان ہکا بکا رہ جائے گا۔

❖ **آیت 30** یعنی پچھلے رسولوں کی

❖ **آیت 37**

اس زمانے میں Rockets تو تھے نہیں تو اس لیے بلند عمارت بنانے کا کہا لیکن ایک عمارت زیادہ سے زیادہ بھی کتنی اونچی ہو سکتی ہے وہ آسمانوں تک تو نہیں لے جا سکتی انسان کو لیکن پھر بھی اس کو کتنا مان تھا اپنی تعمیرات پر اور کتنا فخر تھا اپنی ان سب چیزوں پر اور کتنی ڈھٹائی تھی حق کے انکار پر۔

❖ **آیت 38** اب اس نے فرعون کے مقابلے پر لوگوں کو حق بات کی تلقین کی۔

❖ **آیت 39**

یہ دنیا کی زندگی تو چند دن کی ہے بس-اصل ٹھکانہ اصل گھر تو وہاں آگے ہے۔

لیکن آپ دیکھیں کہ ہم ان دنیا کے گھروں میں کتنے مشغول اور محو ہو گئے ان کو ہی سجانے بنانے میں کہ آخرت کے لیے کچھ کر نہیں پاتے، سوچتے رہتے ہیں کہ کچھ کریں لیکن یاد رکھیں اس کے لیے بھی اپنے آپ کو کہیں نہ کہیں باندھنا پڑتا ہے، کسی بھی اچھے کام کے ساتھ اپنے آپ کو باندھ لیجئے تاکہ اگر آپ ڈھیلے پڑنے لگیں تو وہ آپ کو کھینچ لے اور آپ اپنے رستے سے نہ ہٹیں۔

مثلاً آپ کسی قرآن کلاس سے بندھ جاتے ہیں کسی کورس کے ساتھ بندھ جاتے ہے تو اس میں کیا ہوتا ہے کہ انسان تھکا ہارا ہو کچھ بھی ہو، ہر حال میں اٹھتا ہے کچھ نہ کچھ وہاں بیٹھ کے پڑھتا ہی ہے، کوئی نہ کوئی بات پلے لے کر آتا ہی ہے، پھر کچھ نہ کچھ نیکی کے رستے پر سفر ہو ہی جاتا ہے لیکن انسان ان مجلسوں کو ان علم کے ذخیروں کو چھوڑ دے تو پھر کیا ہوتا ہے دنیا اپنی طرف اتنا کھینچتی ہے کہ وہ جذب کر لیتی ہے اپنے اندر پھر انسان دور سے دور ہی ہوتا چلا جاتا ہے تو اس لیے بڑا ضروری ہے کہ آخرت کی تیاری، آخرت کے گھر کو یاد کرنے کے لیے انسان اللہ کی کتاب سے جڑا ہی رہے۔

❖ آیت 40

یعنی جتنی اس نے برائی کی ہو گی-ایک کے بدلے ایک۔

یہ اصل Criteria ہے-no gender discrimintion یعنی صرف مردوں کو ہی نہیں عورتوں کو بھی دیا جائے گا۔

❖ آیت 41 یعنی فرعون کے رستے کی طرف بلاتے ہو۔

❖ آیت 43 کتنی زبردست نصیحت ہے۔

❖ آیت 44

میری نصیحتیں تمہیں یاد آئیں گی-ہمیں بھی اپنے معاملات اللہ کے سپرد کر دینے چاہیے اور رات کو جب سوتے ہیں تو شعوری طور پر یہ دعا مانگا کریں-

اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَااِلٰہَ اِلَّااَنْتَ لَااِلٰہَ غَیْرُکَ۔

آخر تک یہ دعا ہے۔پھر ایسی طرح وہ دعا بھی جس میں آتا ہے

اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِىْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِىْ اِلَيْكَ وَأَلْجَاْتُ ظَهْرِىْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِىْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِىْ أَرْسَلْتَ

اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیرے سپرد کر دیا۔ اپنا معاملہ تجھے سونپ دیا۔ میں نے (تیرے ثواب کی) توقع اور (تیرے عذاب کے) ڈر سے تجھے ہی پشت پناہ بنالیا۔ تجھ سے بھاگ کر کہیں پناہ اور نجات کی جگہ نہیں مگر تیرے ہی پاس۔اے اللہ! میں تیری کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا اور میں تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔

ظہر کہتے ہیں Back کو Back کو میں نے تیرے طرف لگا دیا یعنی میری total reliance آپ پر، میں نے پوری ٹیک ادھر ہی لگا دی پورے کا پورا بھروسہ تجھ پر ہی ہے اور اسی میں، میں Comfortable ہوں یعنی جب انسان کسی چیز کے ساتھ ٹیک لگا دیتا ہے تو پھر کیا ہوتا ہے اسی طرح انسان جب اپنے معاملات اللہ کے سپرد کر دیتا ہے تو ریلیکس ہو جاتا ہے اب وہ کرے گا میں نے جو کرنا تھا کر لیا باقی اس کے ذمے۔

❖ آیت 45

اتنی بڑی بات ہے اتنے بڑے جابر بادشاہ کے دربار میں اتنی بڑی تبلیغ کرنا اور بچ جانا۔

برے عذاب میں–برا عذاب کون سا تھا؟

سمندر میں ڈوب کر مرے تھے۔ڈوب کے مرنا بڑا تکلیف دہ مرنا ہے کیونکہ ڈوبنے والے کی سانس بند ہو جاتی ہے سانس آئے تو ساتھ پانی اندر چلا جاتا ہے کبھی پھر وہ پانی پر تیرتا ہے، کبھی غوطہ کھاتا ہے، کبھی موجوں کو دیکھتا ہے تو خوف زدہ ہوتا ہے اور پھر اس کو اپنی ہلاکت کا پکا یقین ہوتا ہے کہ میں بچ نہیں سکتا پھر زندہ ہو یا مردہ مچھلیاں کھا لیتی ہیں، سمندر کے جانور اس کو کھا لیتے ہیں، یعنی یہ بہت اذیت والی موت ہے۔

دعا بھی کرنی چاہیے کہ اللہ ہمیں ایسی موت سے بچائے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِی الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں گر کر مرنے سے، ڈوب کر مرنے سے، جل کر مرنے سے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ شیطان مجھے موت کے وقت بد حواس کر دے۔

یعنی مجھے کچھ سمجھ نہ آئے کہ کلمہ پڑھنا ہے کہ کیا کرنا ہے کیونکہ شیطان آخری وقت میں بھی نہیں چھوڑتا۔

تو وہ مرد مومن بچا لیا گیا اور فرعون کو ڈبو دیا گیا، غرق کر دیا گیا۔

❖ آیت 46

یہ کونسی جگہ ہے جہاں آگ ہوتی ہے؟ یہ برزخ ہے نبی ﷺ جب معراج پر تشریف لے گئے تھے تو آپ کو آل فرعون آگ پر جاتی دکھائی گئی تھی کہ برزخ میں انہیں آگ پر پیش کیا جاتا ہے، اس سے قبر کے عذاب کا ثبوت ملتا ہے بہت سے لوگ کہتے ہیں قرآن میں کہاں لکھا ہے قبر کا عذاب؟

اور قیامت ہوگی تو کہا جائے گا کہ آل فرعون کو شدید عذاب میں داخل کر دو۔

تو یہ قیامت سے پہلے کا عذاب ہے۔

قبر کی زندگی برحق ہے وہ دنیا جیسی زندگی نہیں وہ ایک الگ زندگی ہے وہ برزخ کی زندگی ہے اور اس میں بھی انسان کو صبح و شام اس کا جنت یا جہنم میں ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔ جیسے آل فرعون صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں، قبر کے اندر مردے کو اگر جنتی ہو تو جنت کا ٹھکانہ اور اگر جہنمی ہو تو جہنم دکھائی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تجھے اٹھائے گا۔

تو قبر کے عذاب سے بھی ڈرنا چاہیے کیونکہ وہ پہلا مرحلہ ہے۔

دیکھیں

ہم دنیا کی بیماریوں سے ڈرتے ہیں، ہسپتال جانے سے ڈرتے ہیں، یا اللہ کینسر نہ ہو، یا اللہ کوئی اور ایسی بیماری نہ ہو کہ کسی مصیبت میں پھنس جائیں، اور محتاج نہ ہوں، بڑھاپے سے ڈرتے ہیں جب تک زندہ ہیں زندگی میں پیش آنے والی چیزوں سے ڈرتے ہیں، قتل سے ڈرتے ہیں، موت سے ڈرتے ہیں اور وحشت والی چیزوں سے ڈرتے ہیں۔

لیکن اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہمارے دلوں میں مرنے کے فوراً بعد، یا موت کے وقت جو فرشتے آئیں گے ان کے بارے میں ڈر نہیں ہے پھر موت کے بعد جب قبر میں اتارے جائیں گے اس بارے میں نہیں ڈرتے، قیامت کے دن جب اٹھیں گے اس بارے میں نہیں ڈرتے۔

یعنی دنیا میں اگر ہم کسی کو جیل خانے میں دیکھ لیں اور بدترین قید خانے میں دیکھ لیں تو ڈر ڈر کر ہمارا برا حال ہو جاتا ہے ہمارے روح فنا ہو جاتی ہے کہ کتنی اذیت میں ہیں اور ہم اپنے بارے میں فکر ہی نہیں کرتے کہ قبر بھی تو ایسا ہی جیل خانہ ہے اگر اچھے کام نہ کیے تو کیا ہو گا۔ اگر اچھے کام کیے تو وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بھی ہے۔

✷ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کا گزر دو قبروں پر ہوا اور یہ صحیح بخاری کی روایت ہے اُن دو قبروں والوں پر عذاب ہو رہا تھا اور کسی بڑی بات پر نہیں ہو رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا:

ان میں سے ایک تو چغل خوری کرتا تھا (اِدھر کی بات اُدھر لگانا تاکہ دو لوگوں میں پھوٹ پڑ جائے۔)

یاد رکھیے

بعض اوقات اپنے ہی بچے چغل خوری کر رہے ہوتے ہیں ماں کی بات باپ کو لگائی، باپ کی بات ماں کو لگائی اور خوب ان میں لڑائی ڈلوائی تو اس سے بھی بچنا چاہیے گھروں کے اندر اس چیز کو کنٹرول کرنا چاہیے کیونکہ یہ عادتیں گھروں سے ہی چلتی ہیں۔ اس طرح کی Bad habit بھی ایک Addiction کی طرح ہوتی ہیں جب تک ان کو کر نہیں لیتا تو اسے لگتا ہے کہ میں نے کچھ کام نہیں کیا کیونکہ چغل خوری سے ایک Sense of achievement بھی ہوتی ہے کہ میں نے کوئی بڑا کارنامہ کر لیا ہے کیونکہ دوسرا شخص بڑی توجہ سے بات سن رہا ہوتا ہے عام طور پر ماں باپ توجہ سے بات نہیں سن رہے ہوتے بچہ جب بات کر رہا ہوتا ہے تو ہم ادھر اُدھر دیکھتے رہتے ہیں لیکن جب وہ کہتا ہیں ابا یہ کہہ رہے تھے آپ کے بارے میں۔

ہم کہتے ہیں کیا کہہ رہے تھے؟ اب وہ Enjoy کرتا ہے اچھا! یہ بات، اس سے میں اپنی ماں کی توجہ لے سکتا ہوں تو اس کو بھی مزہ آنے لگتا ہے پھر اس طرح ایک bad taste develop ہو جاتا ہے ایسے غلط کام کرنے کا۔

تو ان میں سے ایک شخص چغل خوری کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے بچنے سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔

تو آپ دیکھیے کہ

جس طرح commode وغیرہ ہوتا ہے تو ان پر بعض اوقات چھینٹے پڑ جاتے ہیں تو استنجاء صحیح سے کرنا چاہیے۔

❖ **آیت 51** ایمان والوں کی اللہ تعالی دنیا میں بھی مدد کرتا ہے۔۔۔ یہ کتنی خوشخبری ہے۔

❖ **آیت52** کوئیexcuseکام نہیں آئے گا۔

❖ **آیت53** بنی اسرائیل کو کتاب کاوارث بنادیا کہ اب وہ اس کو سنبھالیں اس کو پڑھیں اس کی تعلیم کو عام کریں اس کے مطابق قوانین بنائیں۔

❖ **آیت55**

یہ بات اب کئی دفعہ آچکی ہے صبح اور شام تسبیح کرنا۔ امید ہے آپ اس کا بطور خاص اہتمام کرتے ہونگے کہ جتنا بھی مصروفیت کا وقت ہو مغرب سے پہلے پہلے اور دعاؤں کے ساتھ 100 دفعہ سبحان اللہ وبحمدہ کا معمول لازمی طور پر بنانا ہے اور اسی طرح صبح بھی سورج نکلنے سے پہلے۔

اگر کسی وجہ سےMissہوگئی تو پھر بعد میں بھی ہوسکتی ہے چھوڑیں نہیں قضا کرلیں۔

❖ **آیت57** کہ اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑا کام کیا ہے تو وہ ہمیں دوبارہ کیوں نہیں پیدا کرسکے گا۔

❖ **آیت58**

یعنی نہ دیکھنے والا اور دیکھنے والا یکساں نہیں ہوتے۔ بہت بڑا فرق ہوتا ہے ایک کے پاس روشنی ہوتی ہے اور دوسرا اندھیرے میں ہوتا ہے، دن کی روشنی میں بھی وہ اندھیرے میں ہی ہوتا ہے۔

❖ **آیت59**

قیامت آنے والی ہے یہ اس کی نشانیوں سے بھی پتہ چلتا ہے کیونکہ قیامت بہرحال آنی تو ہے۔ نبی ﷺ نے اس کے آنے کی کچھ علامتیں بتائی تھیں۔

✷ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک قیامت کی علامات میں سے ہے کہ انسان صرف اپنی جان پہچان کے آدمی کو سلام کرے گا سب کو نہیں کرے گا۔

ایسا ہوتا ہے کہ کسی مجلس میں جاتے ہیں کسی شادی میں، پارٹی میں جاتے ہیں تو بعض اوقات نام لے کر سلام کررہے ہوتے ہیں بعض اوقات بس اُسی خاص بندے سے جاکر ہاتھ ملاتے ہیں، گلے ملتے ہیں باقی جو ٹیبل پر بیٹھے ہیں ان کو پوچھتے بھی نہیں۔ تو یہ نہیں ہونا چاہیے۔ انسان سب کے ساتھ سلام دعا رکھے۔

✷ اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک ہر طرف بے حیائی اور فحش گوئی عام نہ ہوجائے، قطع رحمی اور برا پڑوس عام نہ ہوجائے جب تک خائن کو امین اور امین کو خائن نہ سمجھا جانے لگے۔

✷ پھر اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک فتنے ظاہر نہ ہونگے، جھوٹ عام ہوجائے گا منڈیاں قریب ہوجائیں گی (یعنی کاروباری مواقع زیادہ ہوجائیں گے) وقت جلدی گزرے گا ہرج زیادہ ہوجائے گا۔ پوچھا گیا ہرج کیا ہے؟ فرمایا قتل۔

اسی طرح حقیر لوگوں کا منظر عام پر آنا۔

اور بے شمار نشانیاں ہیں کچھ چھوٹی نشانیاں ہیں کچھ بڑی نشانیاں ہیں اس پر کتابیں بھی موجود ہیں اور ان کو پڑھ کر انسان کو اپنے اندر سے بری باتیں نکال دینی چاہیے اور اچھی ڈال دینی چاہیے۔

❖ آیت60

یادرکھیں

دعاعبادت ہے۔

اللہ سے نہ مانگنے والے سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔

دعالازم ہے۔

✷ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک دعافائدہ دیتی ہے اس بارے میں جو کچھ نازل ہو چکا یعنی جو مصیبت آچکی اور اس کے بارے میں بھی جو نہیں اترا، بس اللہ کے بندوں تم پر دعا کرنالازم ہے۔

اور دعا تین طرح قبول ہوتی ہے یا تو ویسے ہی فوراً جو وہ چاہتا ہے یا آخرت کے لیے ذخیرہ کر دی جاتی ہے یا پھر اس جیسی کوئی تکلیف دور کر دی جاتی ہے یعنی جس درجے کی دعا ہوتی ہے۔

✷ صحابہ نے عرض کیا اس طرح تو ہم بہت زیادہ دعائیں کریں گے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس سے بھی زیادہ کثرت والا ہے۔ وہ زیادہ دے سکتا ہے۔

لیکن یہ دیکھیے کہ جب انسان بندوں سے مانگتا ہے تو بندے تنگ ہو جاتے ہیں اور آپ نے دیکھا ہو گا اگر کسی بندے کے بارے میں یہ پتا ہو کہ یہ جب فون کرتا ہے کچھ مانگنے کے لیے کرتا ہے تو آپ اس کا نام دیکھتے ہی گھبرا جاتے ہیں کہ اب پھر پتا نہیں کیا مانگے گا، اللہ ایسا نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے جتنی دفعہ کوئی مانگے اور خوش ہوتا ہے۔

❖ **آیت61** لوگوں کی اکثریت ناشکری ہے۔

❖ **آیت68** کن فیکون، یہ ہے اس کی طاقت، یہ طاقت اس کے سوا ہے کسی میں۔

❖ آیت71-73

✧ حسن بن ابی طالب کہتے ہیں کہ زنجیریں جہنمیوں کی گردنوں میں اس لیے نہیں ڈالی گئیں کہ انہوں نے رب کو عاجز کر دیا تھا اور ان کو پھر پکڑ لیا گیا بلکہ اس لیے کہ جب شعلے ان کو اوپر لے جائیں گے تو زنجیریں ان کو نیچے گرا دیں گی یعنی وزنی ہو جائیں گی اس کی وجہ سے۔

یعنی ان لوگوں کے ساتھ آگ کو بھڑکایا جائے گا اور دھمکایا جائے گا اور كُلَّمَا خَبَتۡ زِدۡنٰهُمۡ سَعِيۡرًا

جب بھی وہ آگ بجھنے لگے گی تو ہم اس کو ان پر اور بھڑکا دیں گے۔

✷ حدیث میں آتا ہے کہ ایک جہنمی کا ایک سانس لاکھ سے زیادہ لوگوں کو جلا سکتا ہے اتنی شدید آگ ہو گی جہنم کی۔

اللہ ہم سب کو بچالے۔

❖ **آیت74** جھوٹ بولیں گے۔

❖ **آیت80** یعنی اللہ نے تمہاری سواریوں کا کیا کیا بندوبست کر رکھا ہے۔

❖ آیت 83

اللہ اکبر آج بھی تو یہی حال ہے۔ قرآن کی تعلیم کا انتظام بھی ہے لیکن اکثر لوگ، خود مسلمان بھی، اس علم میں مگن ہیں جو دنیا کا ہے کیونکہ دنیا کے فائدے چاہتے ہیں اور قرآن کو پس پشت ڈال رکھا ہے کہ بعد میں سہی۔

میں سمجھتی ہوں کہ ہر انسان کو اپنی زندگی میں جب بھی موقع ملے، جتنی جلدی ملے، قرآن کو باقاعدہ سیکھنا چاہیے سمجھ کر پڑھنے کے لیے، اس کی تجوید بھی سیکھے ۔اس کو صحیح پڑھنا بھی آنا چاہیے، پڑھنا آئے گا تو پھر اُس کے بعد ہی آپ کو سمجھ بھی آئے گا لیکن سمجھنا اور اس کے اندر مشغول رہنا یہ بڑا ضروری کہ کہیں یہ ہمارے خلاف حجت نہ بنے۔ اے رب میری اس قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا تھا، ایسا نہ ہو۔

تو آپ دیکھیں کہ بچوں کے لیے بھی Weekend پر Saturday Program ہوتا ہے۔ آج کل 29 جز چل رہا ہے اور اس کے بعد ان شاءاللہ ستمبر سے نئی کلاسز شروع ہونگی فلائیر موجود ہیں سب لے کر جائیں دیکھیں پیار سے چھوٹی عمر میں ہی بچوں کو پکڑ لیں جوں جوں بڑے ہوتے ہیں پھر من مانی کرتے ہیں اور ہاتھوں سے نکلتے جاتے ہیں اور صرف ان کو پڑھانا کافی نہیں آپ کا اپنا کسی نہ کسی طرح پڑھتے رہنا، قرآن میں مشغول رہنا بے حد ضروری ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے بہت کچھ آپ سے سیکھتے ہیں۔

کل میرے بچے نے مجھے کہا مجھے بڑی حیرت ہوئی کہنے لگا آپ میرے لیے کتاب کی طرح ہیں کہ جس سے روز میں کچھ پڑھتا ہوں یعنی آپ روز مجھے کچھ نہ کچھ سکھاتی ہیں اور وہ سکھانا کوئی فارمل نہیں ہوتا کہ ہم باقاعدہ کچھ ٹیچ ہی کریں وہ بھی کرنا چاہیے لیکن بچہ ایک بات کرتا ہے تو آپ اس بات کے جواب میں جو بات کہتے ہیں وہ کیا ہوتا ہے یا اس کی اصلاح ہوتی ہے۔ یا اس کے علم میں اضافہ ہوتا ہے یا وہ کوئی نئی بات آپ سے سیکھتا ہے۔ تو یہ ہر ماں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو صرف کھانا Provide نہ کرے کہ ان کو Spoon feeding کرتی رہے وہ ان کو علم کی روحانی غذا بھی دے اور احسن طریقے سے دے اور یہ جب ہی آپ دے سکتے ہیں جب آپ خود پڑھے لکھے ہوں ان شاءاللہ رمضان کے بعد جو کورسز شروع ہو رہے ہیں انگلش تعلیم القرآن، اردو تعلیم القرآن Weekend Program ان سب کے اندر آپ دیکھیں گے کہ کون کون سے کورسز ہیں جو آپ کو Suit کرتے ہیں اور کہاں آپ اپنا وقت نکال سکتے ہیں، دور ہیں تو کہاں اور جہاں آپ کو میسر ہیں یا تو یہ کہ الہدیٰ نے ایک App بنائی ہے ابھی android پر دستیاب ہے جلد ہی IPhone پر بھی ہو گی ELearning app، ویب سائٹ بھی اس کی تفصیلات موجود ہیں اس میں جا کر آپ خود اپنے آپ کو رجسٹر کر سکتے ہیں آپ کو Lesson ملیں گے پھر آپ Exam دیں گے پھر آپ کو رزلٹ ملے گا پھر آپ کو آخر میں سرٹیفکیٹ بھی ملے گا جو لوگ یہاں تک نہیں پہنچ سکتے کسی مجبوری کی وجہ سے وہ ایسی App سے فائدہ اٹھائیں کیونکہ ہم فون کے ساتھ تو Committed ہیں، تو کیوں نا اس سے ہر روز علم حاصل کریں اول تو ہمیں نیک صالح صحبت چاہیے، دوست چاہیے، لوگ چاہیے، خالی علم کافی نہیں ہوتا انسان چاہیے ہوتے ہیں جب ہم پھسلنے لگیں، بگڑنے لگیں، تو پکڑ کے لے آئیں اور یہ دوستوں پر ایمان ہوتا ہے ان ہی کے ہاتھوں ہم قابو آتے ہیں ورنہ گھر والوں کی تو ہم کم ہی سنتے ہیں۔

❖ آیت 85 موت کے وقت کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی۔

سورۃ فصلت

❖ **آیت 2** اس کتاب کو رحمٰن نے نازل کیا ہے، رحیم نے نازل کیا ہے جس کو پڑھ کر آپ رحمتیں پائیں گے۔

❖ **آیت 3**

قرآن کو سننا بڑا ضروری ہے کیونکہ سن کے کانوں کے راستے دل پر جلدی بات اثر کرتی ہے، پڑھتے ہوئے انسان کا عام طور پر ذہن بھٹک بھی جاتا ہے، سنتے ہوئے بھی بھٹکتا ہے لیکن کم۔

❖ **آیت 6** کون ہیں یہ جن کے لیے ہلاکت ہے؟

❖ **آیت 7**

- زکوۃ ادا نہیں کرتے۔
- آخرت کو بھی نہیں مانتے۔

زکوٰۃ کو کفر کے ساتھ خاص کر دیا گیا کیونکہ انسان کو اپنا مال بہت محبوب ہوتا ہے اور یہ مال اس کی روح کا ساتھی ہوتا ہے تو جب اسے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے تو ثابت قدمی بھی حاصل ہوتی ہے اور اس کا دل چمک اٹھتا ہے اور جب خرچ نہیں کرتا تو اس کے دل پر اندھیرا چھاتا ہے اور یہ کفر سے قریب ہوتا ہے۔

❖ **آیت 8** کتنی بڑی خوشخبری ہے۔ دنیا میں جتنی بھی چیز آپ لے آئیں وہ ختم ہو جاتی ہے۔

❖ **آیت 10**

سبحان اللہ! زمین میں اللہ نے کیسی برکت رکھی ہے کہ ہر سال زمین کے اندر سے ڈھیروں غلہ اور اناج اور چاول اور کیا کیا نکلتا رہتا ہے پھر اس کے بعد آپ دوبارہ اُگاتے ہیں پھر نکل آتا ہے، آپ ایک بیج ڈالتے ہیں وہ 700 بیج بن جاتا ہے، یہ کس فیکٹری سے بن کے نکلتا ہے، دنیا کی فیکٹریز میں تو آپ جو ڈالیں گے اتنا ہی نکالے گا اور بعض اوقات اس سے بھی کم ہو جاتا ہے۔

تو یہ زمین میں اللہ نے برکتیں رکھی ہیں اور اس کے علاوہ بھی جو انسانوں کی ضروریات ہیں گیس، تیل وغیرہ۔ وہ سب چیزیں وقت کے ساتھ دریافت ہوتی چلی جا رہی ہے اور انسان اس سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔

اللہ تو کُن کہہ کر سب کچھ پیدا کر سکتا ہے تو دو دن میں یہ کیا؟ چار دن میں یہ کیا؟ یہ ہمیں بتایا جا رہا ہے اس میں سیکھنے کی بات ہے

وہ یہ کہ ہمیں ہر کام کو ٹائم دینا چاہئے ٹھہر ٹھہر کے تحمل سے کام کرنا چاہیے

Step by step کرنا چاہیے، کام پھر آرام، پھر کام پھر آرام۔

تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نزدیک بہترین صفات میں سے یہ ہے۔ کہ انسان تحمل والا ہو جلدی نہ کرے۔ ہر چیز میں ہنگامہ نہ کھڑا کر دے کہ اب تک یہ کیوں نہیں ہوا؟ وہ کیوں نہیں ہوا؟ لیکن یہ بھی اللہ ہی دے تو آتی ہے تحمل مزاجی۔

✷ نبی ﷺ نے فرمایا: تحمل مزاجی اللہ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔

اور سب سے اہم عبادت کون سی ہوتی ہے ؟

نماز اس میں میں سب سے زیادہ کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے ؟ صبر کی، تحمل کی، برداشت کی۔ کھڑے کھڑے تھک بھی گئے پھر بھی اپنے آپ کو کنٹرول کر رہے ہیں نیند بھی آرہی ہے کنٹرول کرتے ہیں پھر خشوع کی کوشش کرتے ہیں۔

✷ آپ کو معلوم ہے کہ آپ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے تو اس وقت ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی اس کے بعد آکر آپ ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: کہ جاؤ اور نماز دوبارہ پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔

ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ (بخاری 6251) وہ لوٹ گیا پھر ویسی ہی نماز پڑھ کر آگیا سلام کیا آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی. تین بار ایسا ہوا وہ بولا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس بہتر ادا کرنا نہیں جانتا آپ مجھے سکھا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو اس کے بعد جتنا آسانی سے قرآن پڑھ سکو یعنی سورۃ الفاتحہ وغیرہ پھر رکوع کرو اور رکوع میں اطمینان سے کھڑے ہو، پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کے سجدے میں اطمینان ہو جائے، پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ، اسی طرح پوری نماز پڑھو۔

یہ نہیں کہ اگر بیس تراویح پڑھنی ہے تو بس اٹھک بیٹھک ہی ہوتی رہے اور جلدی جلدی سجدے میں گئے نہیں کہ سر اٹھالیا، بیٹھے نہیں کہ دوبارہ سجدے میں چلے گئے، پھر ہر اسٹیپ میں جلد بازی یہ نہیں ہونی چاہئے۔ اطمینان، نماز کا ایک رکن ہے جب نماز میں انسان کو اطمینان کی عادت ہو جاتی ہے پانچ مرتبہ دن میں پریکٹس تو پھر عام زندگی میں بھی انسان کے اندر ٹھہراؤ آنے لگتا ہے اور ہمارے لیے اس دور میں اور بھی زیادہ مشکل ہے جب ہر چیز Auto پر آگئی ہے ہر چیز اشارے سے ہو جاتی ہے اور جلدی ہو جاتی ہے اور food بھی fast ہو گیا ہے اور بھی اسی طرح۔ تو پھر انسان کے اندر تحمل اور ختم ہو جاتا ہے اس کا ماحول اس کو تحمل کی تعلیم نہیں دے رہا ہوتا اور تحمل کی فضاء نہیں بنا رہا ہوتا۔

❖ آیت 11

اور جہاں تک ابتداء خلق ہے۔ تو بہر حال اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کس طرح تخلیق کیا؟

✷ حدیث میں آتا ہے صحیح مسلم کی روایت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتے کے دن پیدا کیا اور اس میں پہاڑ اتوار کے دن پیدا کیے، درختوں کو پیر کے دن پیدا کیا مکروہات منگل کے دن پیدا کیے، نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن زمین میں چوپائے پھیلائے اور آدمی کو جمعہ کے دن عصر کے بعد مخلوق میں سب سے آخر میں جمعہ کی گھڑی میں سے آخری گھڑی عصر اور رات کے درمیان پیدا کیا۔

تو یہ تھے تخلیق کے مراحل

❖ آیت 15 عقل کی بات ہے کہ پیدا کرنے والا زیادہ طاقتور ہے۔

❖ آیت 18 یہ یاد رکھیں جب قوموں پر عذاب آیا تو ان میں سے پیغمبروں کو اور ایمان والوں کو باہر نکال لیا گیا۔

❖ آیت 19 یعنی جہنم کی طرف آتے ہوئے پھر ان کی گروہ بندی کی جائے گی جیسے پیچھے بھی پڑھا ہے۔

❖ آیت 20

اللہ اکبر آپ دیکھیے

انسان ساری زندگی اس بدن کی حفاظت کرتا ہے، کھلاتا پلاتا ہے اور اس کی ضروریات پوری کرتا ہے قیامت کے دن یہی بدن بے وفا ہو جائے گا اور یہ انسان کے خلاف گواہی دے گا کہ اس نے کیا کیا برے کام کیے، کھالیں بھی گواہی دیں گی۔

❖ آیت 22

یعنی عام طور پر انسان کے دماغ میں پردہ پڑا ہوتا ہے، بھول جاتا ہے کہ مجھے اللہ دیکھ رہا ہے اسی لیے تو وہ گناہ کرلیتا ہے اگر اس کو یہ یقین ہو کہ وہ دیکھ رہا ہے تو پھر انسان برائی کی طرف بھی نہ جائے۔

❖ آیت 23

تو یاد رکھیے

اچھے گمان کے ساتھ اچھا عمل بھی ضروری ہیں کیونکہ گمان، خیال جو ہوتا ہے انسان کو drive کرتا ہے اسی کی طرف لے کر جاتا ہے۔

✧ حسن بصری کہتے ہیں: کچھ لوگوں کو ان کی آرزوؤں نے غفلت میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ وہ دنیا سے اس حال میں نکلے کہ انکے لیے ایک بھی نیکی نہیں تھی۔

جب ظن ہی نہیں ہوتا خیال ہی نہیں ہوتا نیکی کا، تو پھر نیکی کہاں سے کرتے۔

لیکن یہ بھی یاد رکھیے کہ صرف خیال یا گمان یا آرزو یا تمنا کی بناء پر بھی جنت نہیں ملے گی۔ انسان کہے مجھے جنت کی بڑی خواہش ہے اور بڑا شوق ہے جانے کا تو اسکو لے کرے کچھ بھی نہ

لَّيۡسَ بِأَمَانِيِّكُمۡ وَلَآ أَمَانِيِّ أَهۡلِ ٱلۡكِتَٰبِۗ نہ تمہاری آرزوؤں پر موقف ہے نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر جو بھی برا کرے گا اسے جزا دی جائے گی اپنے لیے اللہ کے سوا کوئی دوست نہ پائے گا اور نہ کوئی مددگار۔ جو شخص نیک کاموں میں کوئی نیک کام کرے، مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو، تو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ کھجور کی گھٹلی کے نقطے برابر بھی ان پر ظلم نہ کیا جائے گا تو اس سے پتہ یہ چلتا ہے کہ جنت میں جانے کے لیے عمل چاہیے اور وہ برے اعمال سے زیادہ ہونے چاہیے باقی اللہ کی رحمت ہے جو شامل ہو گی تو پھر انسان اندر جائے گا۔

❖ آیت 24 جہنم میں جاکر کسی کی توبہ قبول نہیں ہو گی۔

❖ آیت 25

بعض لوگ دوستوں کے روپ میں دشمن ہوتے ہیں وہ آپ کے غلط کاموں پر بڑا خوش ہوتے ہیں وہ آپ کی جھوٹی تعریفیں کرتے ہیں وہ مطلبی ہوتے ہیں جھوٹی تعریفوں کے ساتھ آپ سے کچھ بٹور لیتے ہیں چاہے وہ آپ کا ٹائم ہو یا آپ کا مال ہو یا کچھ اور، اور نیکی کے راستے پر نہیں جانے دیتے کیونکہ ان کو یہ پتہ ہوتا ہے کہ اگر یہ نیکی کے راستے پر چلا گیا تو پھر یہ ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے گا پھر ہم اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

تو برے ہم نشین کون ہوتے ہیں؟ جو ہماری برائیوں کو ہمیں نہیں دکھاتے بلکہ ان کو خوشنما بنا کر دکھاتے ہیں، جھوٹی تعریفیں کرتے ہیں، خوشامد کرتے ہیں، چاپلوسی کرتے ہیں۔

تو دوست دوست کا آئینہ ہوتا ہے اور آئینہ سچ بولتا ہے ہمیں اپنے دوستوں کے ساتھ سچ بولنا چاہیے، انکے غلط کاموں کو درست نہیں کہنا چاہیے، غلط کو غلط ہی کہنا چاہیے تاکہ وہ اس سے نکل آئیں تاکہ وہ بچ سکیں، تو یہاں جو آگ میں جائیں گے ان کی شامت کیوں آئی؟

کیونکہ ان پر کچھ ایسے ہم نشین مسلط تھے، ایسے دوست مسلط تھے جو آگے پیچھے سے ان کے سارے کام خوش نما کر کے دکھاتے تھے

اور یہ ساتھی انسانوں میں سے بھی ہو سکتے ہیں اور جنوں میں سے بھی، ٹھیک ہے؟

کیونکہ ہر انسان کے ساتھ ایک جن ہوتا ہے جن شیطان جو اس کو بھٹکاتا ہے اس کے لیے برائی کو خوبصورت بنا کر دکھاتا ہے۔

❖ آیت 26

کیونکہ اگر لوگوں نے سن لیا تو پھر ان کے دل بدل جائیں گے۔

یعنی اگر غالب رہنا چاہتے ہو تو لوگوں سے قرآن کو دور کر دو پھر قرآن کی نہیں تمہاری بات مانیں گے۔

اور یہاں کفار کا یہ طریقہ تھا وہ قرآن سنتے وقت شور مچاتے تھے۔ مسلمانوں کو یہ نہیں کرنا چاہئیے کہ جہاں قرآن پڑھا پڑھایا جا رہا ہو وہاں اپنی باتیں شروع کر دیں اور شور ہنگامہ کریں

تو یہ جو کفار کے بارے میں بات کی گئی،

✧ اس کے بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کہ وہ کہتے تھے کہ اس میں شور شرابا کرو اور بعض، بعض کو نصیحت کرتے کہ جب تم محمد ﷺ کو قرآن پڑھتے ہوئے دیکھو تو ترانوں شعروں اور لغو باتوں کے ساتھ اس کا مقابلہ کرو تم اپنی مجالس سجا کر بیٹھ جاو، تالیاں پیٹو، سیٹیاں بجاو، شور شرابا کرو تاکہ لوگ اس تماشے کی طرف آئیں اور قرآن سننے نہ جائیں"

ضحاک کہتے ہیں. وہ کہتے تھے کہ تم اتنی باتیں کرو تاکہ جو وہ پڑھ رہے ہیں وہ ان پر خلط ملط ہو جائے ان کو سمجھ کچھ نہ آئے۔

لیکن قرآن ہمیں کیا ادب سکھاتا ہے قرآن سننے کا؟

وَإِذَا قُرِئَ ٱلْقُرْءَانُ فَٱسْتَمِعُوا۟ لَهُۥ وَأَنصِتُوا۟ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

تو قرآن سنتے وقت غفلت اور گفتگو کی ممانعت ہے۔

✧ ابن عثیمین کہتے ہیں: کہ جب کسی انسان کے پاس قرآن پڑھا جا رہا ہو تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ غافل اور بے خبر ہو یا کسی اور سے باتیں کر رہا ہو، اسے چاہیے کہ توجہ سے سنے چپ کر کے سنے اور جس وقت قرآن کے تلاوت چل رہی ہو تو اس وقت باتیں کرنا قرآن کی تحقیر ہے۔ اگر آپ کو ضروری بات کرنی ہے تو اس کو بند کر دیں۔ گھر کے کام کاج کے دوران تلاوت لگائی جا سکتی ہے لیکن یہ نہیں کہ بیچ میں فون بھی ہو رہے ہیں اور بیچ میں بچوں سے باتیں ہو رہی ہیں جس وقت سب گھر سے چلے جاتے ہیں یا نسبتاً خاموشی ہوتی ہے اس وقت تلاوت لگانی چاہیے۔

❖ **آیت 28** آیات کاانکار کرنے کا یعنی اس چیز کا بدلہ ہے۔

❖ **آیت 29** اتنے دشمن بن جائیں گے اپنے ان دوستوں کے اور ان کے جنہوں نے انہیں بھٹکایا ہو گا۔

❖ **آیت 30**

یہ فرشتے کس پر آتے ہیں کس کو تسلیاں ملتی ہیں؟ جن کے اندر یہ کہنے کے بعد کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر استقامت ہوتی ہے۔

تو استقامت کیا ہوتی ہے؟

✧ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "استقامت یہ ہے کہ تم اللہ کے حکم اور نہی پر قائم ہو جاؤ۔ جو کرنے کو کہا ہے وہ کرو، جس سے روکا ہے اس سے رک جاؤ اور لومڑی کی طرح دھوکہ دہی سے کام نہ لو چالیں نہ چلو۔

✧ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "اللہ کے لیے عمل کو خالص کر لو"

✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "اپنے فرائض ادا کرلو"

جم جاؤ جو کر رہے ہو اسے صحیح سمجھ کر کرتے جاؤ پھر اللہ فرشتوں سے مدد کرے گا اور برکت ہو گی زندگی میں۔

اور یہ تو آپ نے محسوس کیا ہی ہو گا کہ رمضان کی برکت ہے قرآن کی برکت ہے سارے کام ہو رہے ہیں کون سے کام رکے ہوئے ہیں؟ ٹھیک ہے کچھ کام ایسے ہیں جو نہ بھی کریں تو گزارا ہو جاتا ہے لیکن ضروریات پوری ہو رہی ہیں تو ہمیں ان برکتوں کو محسوس بھی کرنا چاہیے۔

❖ **آیت 31**

مت گھبراؤ، مت ڈرو یہ قرآن بتا رہا ہے کہ ایسے لوگوں کو جو اللہ کو اپنا رب مانتے ہیں۔ اور رب کو کون مانتا ہے؟

جو اس کو اپنا خالق مالک مدبر مانے، جس پر وہ بھروسہ کرے توکل کرے، اس سے دعائیں مانگے، اسکی عبادت کرے، اپنا سب کچھ اس رب کو محسوس کرے اور پھر اس پر جم جائے اس سے ہٹے نہیں، لوگوں کی باتوں میں نہ آئے شک وشبہ میں نہ پڑے۔

اور جو رب کو رب مانتا ہے پھر وہ اس کی عبادت کے لیے بھی دوڑتا ہے، اس کے دین کی خدمت کے لیے بھی دوڑتا ہے، تو ایسے لوگوں کی مدد ہوتی ہے اور پھر فرشتے ان کے پاس آکر ان کو whisper کرتے ہیں۔

آج اگر پابندیاں برداشت کرلو تو کوئی بڑی بات نہیں۔

✷ نبی ﷺ نے فرمایا:

کچھ لوگ مسجدوں کی میخیں ہوتے ہیں (یعنی جیسے میخیں گاڑدی جاتی ہیں ہمیشہ آپ کو وہاں ملیں گی، کیل ٹھونکا ہوا ہوتا ہے کچھ لوگ ہمیشہ آپ کو مسجد میں ملیں گے) فرشتے ان کے ہم نشین ہوتے ہیں ان کے ساتھی ہوتے ہیں اگر وہ غائب ہوں تو ان کو تلاش کرتے ہیں کہ آج کہاں گئے اگر بیمار ہوں تو عیادت کرتے ہیں کسی کام میں مصروف ہوں تو ان کی مدد کرتے ہیں۔

❖ **آیت 32** دنیا میں بھی مدد اور آخرت میں بھی یعنی جنت کی صورت میں

❖ آیت34

سب سے اچھی بات اس کی بات ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے، اللہ سے جوڑے اور خود بھی اچھے کام کرتا ہو، جو دوسروں کو بتائے وہ خود کرنے والا ہو۔

تو یہاں تعریف کی جارہی ہے کن کی؟

جو مخلوق کو خالق سے جوڑتے ہیں۔

اور کامیابی پانے والے وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں، دین کی تبلیغ کرتے ہیں، قرآن کی تعلیم دیتے ہیں۔

برائی کو نیکی سے بدل دیں، برائی کی جگہ نیکی لے آئیں، بری عادتوں کی جگہ نیک عادتیں لے آئیں۔

اس طرح آپ دشمن کو بھی دوست بنالیں گے۔

❖ آیت35 صبر دوسروں کی باتوں پر تنگی پر۔

❖ آیت36

یعنی اتنے اچھے کام کرنے والوں کو بھی وسوسہ آسکتا ہے اور وسوسہ انسان کے اندر شک اور بے یقینی پیدا کرتا ہے اور انسان آہستہ آہستہ اس راہ کو چھوڑنے لگتا ہے تو ایسے میں اللہ سے دعا کر کے شیطان کے شر سے محفوظ ہو جائیں۔

یعنی شیطان کو برا بھلا کہنے کے بجائے تعوذ پڑھیں اور بسم اللہ کہنے سے شیطان سکڑ جاتا ہے۔ تعوذ شیطان کے حملوں کا توڑ ہے۔

❖ آیت44 یہاں سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن صرف اہل ایمان کے لیے شفا بنتا ہے، ظالموں کو خسارے میں اضافہ دیتا ہے۔

❖ آیت46

اللہ تعالی بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہے یہ بندے ہی ہیں جو اپنے اوپر خود ظلم کرتے ہیں اور اپنے لیے wrong choices قرار دیتے ہیں۔

ان شاءاللہ سونے جاگنے کے آداب کا امید ہے کہ آپ کو بہت فائدہ ہوا ہوگا، اب اس کے بعد ایک چھوٹی سی کتاب ہے فضائل قرآن مجید یہ کتاب ہر گھر میں ہونی چاہیے تاکہ

وقتاً فوقتاً آپ اس کو پڑھتے رہیں اور motivate ہوتے رہیں قرآن پڑھنے کے لیے۔ اور جو بچے قرآن پڑھ رہے ہیں ان کو یہ پڑھ کر بھی سنائیں۔

سب کا دل کانپ رہا ہوگا جب ہم قبر کے متعلق احادیث پڑھ رہے تھے اور وہ سارا منظر سوچ رہے تھے ان شاءاللہ دورہ قرآن کی تکمیل کے بعد دو دن کے بعد قبر کے تین سوال کی کتاب چار دن میں پڑھیں گے اسی طرح free open to listener session ہوگا تاکہ ہم سب آخری عشرے میں مزید علم بھی حاصل کرتے رہیں اور اللہ سبحانہ وتعالی کی خشیت اور خوف سے آراستہ کریں تاکہ سچی توبہ ہو سکے۔

پارہ 24 کے اہم نکات

1. مومن صرف اللہ سے ڈرتا ہے، غیر اللہ سے ڈرنا شرک میں آتا ہے۔
2. توبہ کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔
3. جب غلطی ہو فوراً اللہ کی طرف رجوع کر لینا چاہیے۔
4. علم صرف معلومات حاصل کرنے کا نام نہیں بلکہ اس پر عمل کرنا دراصل علم حاصل کرنا ہے۔
5. توکل ایمان کا حصہ ہے۔
6. ایمان والوں کی مدد اللہ تعالی دنیا میں بھی کرتے ہیں۔
7. سچائی کا راستہ نیکی کا اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔
8. ہمیں جاننا چاہیے کہ شرک کیا ہے؟ تاکہ ہم اس سے بچ سکیں۔
9. مومن اللہ کے ذکر سے خوش ہوتا ہے۔
10. ہر نعمت ایک امتحان بھی ہے اور آزمائش بھی ہے۔
11. ہمیشہ اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیے۔

اکیڈمک ڈپارٹمنٹ

(کراچی ریجن)